بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۳ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۳ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ اُمِّ ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر

جملہ ممبران و کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی تعزیتی قرارداد

ربوہ ۲ اگست۔ صدر انجمن احمدیہ نے آج اپنے ایک غیر معمولی ریزولیوشن ۶۶ مورخہ ۲ اگست ۱۹۵۸ء کے ذریعہ جملہ ممبران و کارکنان کی طرف سے حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دلی رنج والم اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو نہایت پُر خلوص خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ قرارداد کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"ہم جملہ ممبران و کارکنان صدر انجمن احمدیہ اپنے اس خصوصی اجلاس کے ذریعہ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وفات پر اپنے دلی رنج و اندوہ اور غم و حزن کا اظہار کرتے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اپنی ابدی رحمتوں کا وارث کرے۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا سلسلہ کے ان امتیازی وجودوں میں سے تھیں۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات اور رحمتیں کے واضح وعدے وابستہ تھے۔ اور جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیوں کو پورا فرمایا۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی رحلت کا صدمہ فی الحقیقت خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کے جملہ افراد کے لئے حد درجہ تکلیف اور حزن کا باعث ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محزون قلوب کو صبر اور سکون سے نوازے! آمین"

صدر آئزن ہاور کی طرف سے سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت پر آمادگی کا اظہار

روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے خط کا جواب ارسال کر دیا گیا

واشنگٹن ۲ اگست۔ صدر آئزن ہاور نے برطانیہ کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی تنظیم کے تحت مشرق وسطیٰ کے سوال پر سربراہوں کی کانفرنس ۱۲ اگست کے قریب منعقد ہو۔ ان کے نزدیک اقوام متحدہ سے باہر کسی ایسی کانفرنس کا انعقاد یکسر ناقابل قبول ہے۔ چنانچہ انہوں نے بڑے سخت الفاظ میں ایسی ہر تجویز کو سرے سے مسترد کر دیا ہے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے نام اپنے جوابی خط میں انہوں نے کہا ہے کہ حفاظتی کونسل کا خصوصی اجلاس نیویارک یا کسی دوسرے شہر میں تو منعقد ہو سکتا ہے لیکن ماسکو میں نہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کل سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس کے انتظامات کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سلسلہ میں روس اور مغربی طاقتوں کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ انہوں نے امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں سے علیحدہ علیحدہ بات چیت کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر حفاظتی کونسل

(باقی صفحہ ۸ پر)

اگر حکومت لبنان نے مطالبہ کیا تو امریکہ وہاں سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا

پریس کانفرنس میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کا اعلان

واشنگٹن ۲ اگست۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے جمعرات کے روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر لبنان میں قانون کی رو سے قائم شدہ کوئی حکومت مطالبہ کرے گی۔ تو امریکہ لبنان سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مشرق وسطیٰ کے سوال پر سربراہوں کی کانفرنس کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس علاقے میں بالواسطہ جارحیت کی کس طرح روک تھام کی جائے۔ انہوں نے کہا اگر بالواسطہ جارحیت کو پنپنے کی اجازت دی گئی۔ اور اس کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ دنیا یقیناً جنگ کے خطرہ میں مبتلا ہے

عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے متعلق انہوں نے کہا۔ امریکہ اس بارہ میں ترکی ایران اور پاکستان کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ اُمِّ ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر

مجالس انصار اللہ ربوہ اور کراچی کی طرف سے تعزیت کا اظہار

مجالس انصار اللہ ربوہ اور کراچی نے حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دلی رنج والم ظاہر کرتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ان ہر دو مجالس کی قرارداد ہائے تعزیت درج ذیل ہیں:-

مجلس انصار اللہ ربوہ کی قرارداد

ہم مجلس انصار اللہ ربوہ کا یہ خاص اجلاس حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر گہرے رنج و غم اور دلی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اہم الہامات کو پورا کرنے والا مبارک وجود تھیں۔ ممبران انصار اللہ ربوہ آپ کی وفات کو ایک سانحہ عظیم یقین کرتے ہیں فی الواقعہ یہ وفات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ ہم ممبران انصار اللہ دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کو جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور خاندان کے افراد کے مغموم دلوں کے لئے بہترین سہارا بنا دے۔ آمین (زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کراچی کا برقی پیغام

"حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر سنکر مجلس انصار اللہ کراچی کو دلی صدمہ ہوا۔ مجلس تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کی روح پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین"

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ اگست

دوسروں کی نکتہ چینی

جمہوری نظام میں مختلف پارٹیوں کا ہونا لازمی بات ہے۔ چنانچہ آج کسی مثالی جمہوری ملک کی حکومت کا جائزہ لینے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ ایسے ملک میں کئی ایک پارٹیاں موجود ہوتی ہیں۔ البتہ جو جمہوری ممالک خوش قسمت ہیں ان میں ایسی پارٹیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ چنانچہ برطانیہ اور امریکہ میں پارٹیوں کی اتنی کثرت نہیں جتنی، مثلاً فرانس میں ہے۔ امریکہ اور برطانیہ میں تو صرف دو دو پارٹیاں ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ سربرآوردہ پارٹیاں صرف دو دو ہیں۔ باقی پارٹیاں اگر ہیں تو کسی گنتی میں نہیں۔

امریکہ میں انتخابات میں جب مقابلہ ہوتا ہے۔ تو صرف دو پارٹیوں ڈیموکریٹک اور ری پبلکن کے درمیان ہوتا ہے۔ اسی طرح برطانیہ میں کنزرویٹو اور لیبر پارٹیوں میں مقابلہ ہوتا ہے۔ پھر ترقی یافتہ ملکوں میں پارٹیاں زیادہ تر پالیسی کے اختلافات پر بنتی ہیں۔ خواہ امریکہ کی طرح یہ اختلافات بظاہر خفیف ہوں یا برطانیہ کی طرح بنیادی ہوں۔ لیکن پسماندہ ممالک میں جہاں جمہوریت پائی گئی ہے سیاسی پارٹیاں حشرات الارض کی طرح پیدا ہو جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں مستحکم اور مضبوط حکومت کے بننے کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔

دوسرا المیہ پسماندہ ممالک میں دراصل وہ یہ ہے کہ یہاں سیاسی پارٹی برائے نام اصولی اختلافات کی بنا پر بنائی جاتی ہیں۔ اکثر لیڈروں کی ذات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں ایسی پارٹیوں کا کام صرف ایک دوسرے کے لیڈروں پر ذاتی نکتہ چینی ہوتی ہے اور اگر کوئی پارٹی برسراقتدار آجاتی ہے تو دوسری پارٹیاں اس کو مسند سے اتارنے میں ہی اپنی تمام جد و جہد کو مرکوز کر دیتی ہیں

پاکستان کو ہی لے لیجئے یہاں تقریباً تمام پارٹیاں کسی نہ کسی شخصیت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یہاں تک کہ جو پارٹیاں بظاہر اپنے آپ کو اصول بنیادوں پر قائم کرنا ظاہر کرتی ہیں ان کی جد و جہد بھی دوسری پارٹیوں کے زعماء پر جا و بیجا اعتراض کرنے تک محدود رہتی ہے۔ ان میں سے ان پارٹیوں کی حالت بڑی مضحکہ خیز ہے جو اسلامی قانون کے نفاذ کو اپنا مطمح نظر بیان کرتی ہیں۔ آپ ایسی پارٹیوں کے لیڈروں کے بیانات جو وہ اکثر نشر کرتے رہتے ہیں پڑھ کر یہی نتیجہ نکالیں گے کہ ان کا مقصد بھی برسراقتدار زعماء کو کرسی سے نیچے گھسیٹنے کے سوا کچھ نہیں۔ حکومت خواہ کتنا ہی اچھا کام کرے۔ یہ نیک لوگ اس میں نقص نکالنا ہی اپنا بڑا کارنامہ خیال کرتے ہیں۔ ان کی حالت اس خاوند کی طرح ہے جو اپنی بیوی کی ہر بات پر ٹوکنے کا عادی تھا۔ چنانچہ جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں انہیں یہ بھی اعتراض ہو گیا ہے کہ "آٹا گنھدی ہلدی کیوں اے" یعنی آٹا گوندھتے وقت ہلتی کیوں ہے۔

ظاہر ہے کہ جس ملک میں مخالف پارٹیوں پر تنقید کرنے کا یہ انداز ہو وہاں کبھی مستحکم حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ الا ماشاء اللہ۔ ہمیں افسوس کے ساتھ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آج تمام اسلامی ممالک کی یہی حالت ہے جس کی بین مثال ہم پاکستان کی سیاست میں دیکھ رہے ہیں۔ اگر جیسا کہ ہر پارٹی ظاہر کرتی ہے۔ ہر پارٹی اپنے اپنے اصولوں پر قائم ہو جائے۔ اور حب الوطنی یا کم از کم حب الوطنی کی نیت ان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ تو ہمارے بہت سے مسائل نہایت آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔

بے شک ہر پارٹی اپنی بنیاد بظاہر چند اصولوں پر ہی قائم کرتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کے اعمال میں ان کی بہت کم جھلک دکھائی دیتی ہے مسلم لیگ کو ہی لے لیجئے۔ جہاں تک اس کے اصولوں کا تعلق ہے۔ یہ ایک اچھی پارٹی کہی جا سکتی تھی۔ چنانچہ جب تک قائداعظم کی قیادت میں وہ اپنے اصولوں پر قائم رہی۔ اس نے واقعی عظیم الشان کام سرانجام دیئے اور پاکستان جیسا ملک مسلمانوں کے لئے حاصل کر لیا۔ اگر وہ اپنے اصولوں پر قائم رہتی۔ تو جس طرح شروع ہی میں عنان حکومت اس کے ہاتھ میں آئی تھی۔ وہ انہی اصولوں کی بناء پر بڑے کارنامے سرانجام دے سکتی تھی۔ مگر جونہی اس نے اپنے بنیادی اصولوں کو ڈھیلا کیا۔ اس کا شیرازہ منتشر ہونے لگا۔ اور آج اس کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کے مذہبی عقائد کے لحاظ سے بہت سے فرقے ہیں۔ جو اختلافات کی بناء پر باہم جھگڑتے رہتے ہیں۔ قائداعظم نے نہایت دانائی سے تمام فرقوں کو ایک سٹیج پر جمع کر دیا تھا۔ اور سب کے دل میں ایک ہی لگن لگا دی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلم لیگ کے اندر بھی ایک ایسا عنصر موجود رہا جو فرقہ وارانہ تفریق کو ہوا دینا چاہتا تھا۔ مگر مشترکہ مقصد اتنا عظیم تھا۔ اور قائداعظم نے اس کو اتنا واضح کر دیا تھا۔ کہ یہ عنصر بھی غیر مسلح ہو کر رہ گیا۔ اور جن مسلمانوں نے بوجوہات کھلی مخالفت کی۔ ان کی حیثیت بھی کوئی نہ رہی۔ چنانچہ مودودی صاحب اور احراریوں کی مخالفت مسلمانوں کی بنیان مرصوص سے ٹکرا ٹکرا کر ہار گئی۔ اور مسلم لیگ مسلمانوں کے اشتراک عمل اور اتحاد کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے ایک جداگانہ وطن حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔

پاکستان بننے کے بعد بھی اگر مسلم لیگ اپنے اس اساسی اصول پر قائم رہتی اور وہ اپنا دامن پاکستان دشمن عناصر کے ہاتھ سے پارہ پارہ ہونے سے بچاتی تو یقیناً آج اس کی یہ حالت نہ ہوتی جو ہے۔ ہمارا کسی نام سے کوئی تعلق نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر آج بھی مسلم لیگ کہلانے والی یا کسی اور نام پر کھڑی ہونے والی پارٹی جو بھی اس اصول کو جس کی وجہ سے مسلم لیگ نے کامیابی حاصل کی اختیار کرے گی یقیناً وہی کامیاب ہوگی۔ اس وقت ایسی پارٹی کی خاص طور سے ضرورت ہے۔ جبکہ وہ تنگ نظر اور خود پرست لوگ جو قائداعظم کے وقت میں بھی قومی اتحاد میں رخنہ اندازی کرنا چاہتے تھے۔ اور قائداعظم نے ان کے عزائم کو ناکام کر دیا تھا۔ آج وہی لوگ مسلم لیگ کی غلطیوں کی وجہ سے پھر کسی قدر طاقت حاصل کر رہے ہیں۔ اور ملک و قوم کی طاقتوں کو منتشر کرنے کا باعث ہو رہے ہیں لیکن ہمیں کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پاک ملک کو ایسے لوگوں کا شکار ہونے نہیں دے گا اور مسلم قوم باہم تمام عقائدی اختلافات رکھتے ہوئے بھی پھر ایک بار ایک متفقہ اور مشترکہ محاذ پر جمع ہو جائے گی۔ اور انتشار پسند عناصر خواہ وہ کسی روپ میں آئیں خواہ وہ اقامت دین کے مقدس لباس میں ظاہر ہوں یقیناً وہ آخر میں ناکام ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام کا لا اکراہ فی الدین کا اصول ہی کامیاب ہوگا۔ مسلم لیگ نے اسی اصول پر فتح پائی تھی۔ اور آئندہ بھی جو پارٹی کامیاب ہوگی اسی اسلامی اصول کی پاسداری سے کامیاب ہوگی۔

غلط دلیل

تسنیم میں جماعت اسلامی کے ایک نامہ نگار کی قلم سے

"مخلوط انتخاب کو قانونی طور پر تسلیم کئے جانے کے بعد سے ہندو بہت زیادہ مصروف کار ہو گئے ہیں۔ یونین بورڈوں کے انتخابات جیتنے کا طریقہ انہوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ اوّل ہندو عوام کو تلقین کرتے رہیں کہ ہندو کسی مسلمان کو ووٹ نہ دیں اور مردوں اور عورتوں میں سے کوئی ایک فرد بھی پولنگ بوتھ سے غیر حاضر نہ رہے۔

دوم وہ مالی امداد دے کر یا روپیہ کا لالچ دے کر یا ووٹ دینے کے جھوٹے وعدے کر کے ہر انتخابی علاقے سے کافی تعداد میں مسلمان امیدواروں کو کھڑا کر دیتے ہیں جس سے مسلمانوں کے ووٹ بٹ جاتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کے تمام ووٹ ایک ہی ہندو امیدوار کو ملتے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کے ووٹ تقسیم کر کے اکثر یونین بورڈوں میں ہندوؤں نے کامیابی حاصل کی ہے"

یہ وہی دلیل ہے جو پہلے بھی کئی بار دی جا چکی ہے اور لطف یہ ہے کہ سوا ایک حلقہ کے دوسری کوئی مثال اس کی کبھی نہیں دی گئی۔ لیکن اگر یہ درست بھی مان لیا جائے کہ ہندو اس طریقہ سے کئی ایک حلقوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تو پھر بھی یہ دلیل مخلوط طریق کے حق میں ہے نہ کہ جداگانہ طریق

(ناقد مدیر)

چندوں کے متعلق مقامی عہدہ داروں کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

(از مکرم میاں محمد عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔)

(قسط نمبر ۳)

پس معلوم ہوا کہ خدا کی راہ میں جان اور مال خرچ کرنے کے لئے کوئی حد بندی نہیں۔ موقعہ اور محل کے لحاظ سے مومنوں کے خون کا آخری قطرہ بھی مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ یا انہیں ہدایت کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے مالوں کی آخری پائی بھی امام وقت کے قدموں میں لا ڈالیں۔ بیعت کر لینے کے بعد ان کا یہ حق نہیں رہتا کہ کسی بھی قربانی سے جی چرائیں۔

۱۲۔ مومنوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانھم اذا ضربوا فی الارض اوکانوا غزّیً لوکانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا ج لیجعل اللہ ذٰلک حسرۃ فی قلوبھم ط واللہ یحیٖ ویمیت ط واللہ بما تعملون بصیر ہ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون ہ ولئن متم او قتلتم لَاِلی اللہ تحشرون ہ
(آل عمران رکوع ۱۷)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کافر ہو گئے ہیں اور اور اپنے بھائیوں کے متعلق جب وہ ملک میں (جہاد کی غرض سے) سفر کریں یا لڑائی کے لئے نکلیں۔ کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے ساتھ رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ (ان کے) اس قول کو ان کے دلوں میں حسرت کا موجب بنا دے۔ اور اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو یقیناً اللہ کی (طرف سے تمہاری طرف آنے والی) بخشش اور رحمت اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں بہت بہتر ہو گی۔ اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ تو تمہیں یقیناً اللہ ہی کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔
(تفسیر صغیر)

اسی رکوع میں آگے چل کر فرمایا:۔

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً ط بل احیاء عند ربھم یرزقون ہ لا فرحین بما اٰتٰھم اللہ من فضلہٖ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم لا الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ہ ویستبشرون بنعمۃٍ من اللہ وفضلٍ لا وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین ہ

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں تم انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو۔ وہ تو اپنے رب کے حضور زندہ ہیں (اور) انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ وہ اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے خوش ہیں۔ اور ان لوگوں کے متعلق بھی جو ابھی ان کے پیچھے سے (آ کر) ان سے ملے نہیں خوش ہیں۔ (کیونکہ) انہیں (اور ان کے ہم مذہبوں کو) کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ہاں) وہ اس بڑی نعمت پر جو اللہ کی طرف سے (انہیں عطا) ہوتی ہے اور (اس کے) فضل پر اور اس بات پر کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا خوش ہو رہے ہیں۔
(تفسیر صغیر)

۱۳۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے مامور خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا جواب ان عہدہ داروں کے لئے جو نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ آخر چندوں کی وصولی کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ اللہ اور رسول کے نزدیک یہ حد موت ہے۔ خواہ وہ طبعی طور پر کسی مومن پر وارد ہو یا وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہادت کا مرتبہ حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ:۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ تو اس امر کا فیصلہ کرنا کہ فلاں موقعہ پر فلاں فلاں مومنوں سے کس حد تک جان یا مال کا مطالبہ کیا جائے۔ یہ امام وقت کا کام ہے جس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہو۔ جماعت احمدیہ سے تو ابھی بہت چھوٹی چھوٹی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے تھوڑا سا وقت اور تھوڑا سا مال۔ ابھی تو آپ کو بڑی قربانیوں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اصل امتحانوں کی تو ابھی تک آپ نے جھلک بھی نہیں دیکھی۔ جن میں سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے بغیر نہ آپ سے پہلے کوئی قوم سرخرو ہوئی تھی اور نہ ان کے بغیر جماعت احمدیہ اس غرض کو پورا کر سکے گی جس کے لئے یہ جماعت کھڑی کی گئی ہے۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم ط مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہٗ متٰی نصر اللہ ط الا ان نصر اللہ قریب ہ (بقرہ رکوع ۲۶)

ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی۔ جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟۔ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔
(تفسیر صغیر)

پس اگر آپ ان حقیر اور ادنیٰ ادنیٰ قربانیوں کے متعلق یہ کہنا شروع کر دیں کہ چندوں کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ تو اصل اور بڑی قربانیوں پر جن کے بغیر کامیابی محال ہے آپ اپنے آپ کو کس طرح آمادہ کر سکیں گے۔

نادہندوں کا معاملہ

۱۴۔ دوسرا نکتہ جس کو سمجھنے کے بغیر چندوں کے متعلق جماعت اپنے معراج کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور جس کے متعلق بعض جماعتوں کے عہدہ دار نظارت بیت المال کے مؤقف کو پسند نہیں کرتے۔ وہ نادہندوں کا معاملہ ہے۔ بعض عہدہ دار اس امر پر اصرار کرتے ہیں کہ جس وقت کوئی جماعت یہ کہہ دے کہ فلاں شخص نادہندہ ہے اسی وقت اس شخص کا نام اس جماعت کے بجٹ سے کاٹ دیا جانا چاہیئے۔ ان کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ جب ایسے لوگوں سے چندہ کی وصولی کی کوئی امید نہیں ہوتی تو ان کا چندہ مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کر کے ان جماعتوں کے عہدہ داروں کو کیوں شرمندہ کیا جائے اور خواہ مخواہ کیوں یہ قرار دیا جائے کہ وہ اپنے بجٹ پورے نہیں کر سکتے۔ اور ان کی جماعتوں کے ذمہ بقائے بڑھ رہے ہیں۔ جبکہ ان کے خیال میں یہ بقائے وصول نہیں ہو سکتے۔ بظاہر یہ استدلال درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ غلط رجحان ان تین سب سے بڑی غلط فہمیوں میں سے ایک ہے جن کی وجہ سے جماعت کی ترقی کی رفتار سست رہی ہے

اس مطالبہ کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو اس کا یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ نادہندوں کا معاملہ کلیۃً مقامی عہدہ داروں کے ہاتھ میں دے دینا چاہیئے۔ وہ چاہیں تو کسی سے چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں چاہیں تو نہ کریں مرکزی نظام اس معاملہ میں دخل نہ دے سکے۔ ایسے عہدہ دار اپنی سمجھ بوجھ کو اتنی اہمیت دے لیتے ہیں اور اپنی کارکردگی کو اتنا مکمل اور بے عیب سمجھ بیٹھتے ہیں کہ مرکز کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی چندہ دینے والے کے متعلق جو کچھ ان کی زبان سے نکل جائے اُسے حرفِ آخر تسلیم کر لیا جائے اور مرکز کو یہ اختیار نہ رہے کہ اس کی چھان بین بھی کر سکے۔ لیکن جب تک مرکزی نظام قائم ہے کسی مقامی جماعت کا یہ مؤقف تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مرکز کو دخل دینا ہو گا اور مقامی جماعتوں کی رپورٹوں کی چھان بین کی جائے گی۔ اور ایسے طریق پر کی جائے گی جسے مرکز مناسب سمجھے۔ اس طریق پر نہیں جو کسی مقامی جماعت کو پسند ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"بے شک بجٹ طاقت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر کونسی طاقت؟ کیا آپ لوگ خدا تعالیٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ ہم پچاس فیصدی چندہ نہیں دیتے تھے اسلئے ہم نے آمد وخرچ میں کمی کر دی۔

خدا تعالیٰ کہے گا۔ کیا تم نے چندہ نہ دینے والوں سے چندہ لینے کی کوشش کی اور اس کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی۔ اس کا آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہے۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا؟ ماننا کرنا آسان ہیں۔ لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال ہی نہیں کی۔ پھر وقت سے کام کس طرح بڑھ گیا؟ یہ ایک چیز تھی ہمارے پاس جس سے کام لیا جا سکتا تھا۔ مگر اس سے کام نہیں لیا گیا۔ ایسے نادہند جماعتوں میں موجود ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ انکے ڈر کی وجہ سے۔ ان سے لحاظ کے باعث اور انکی کی آنکھوں میں آنکھیں ملانے کی شرم سے انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کر لی ہے۔ اس بارہ میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ یہ کوشش باقی ہے۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ اور انہیں بتاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہیں کہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے سامنے پیش کرو اس کے بعد خدا تعالیٰ جو علام الغیوب ہے۔ اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ تم انسانوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کو نہیں اور ہمارا معاملہ انسانوں سے نہیں خدا تعالیٰ سے ہے۔ بے شک طاقت اور ہمت سے زائد بجٹ نہ ہو۔ اگر ہم طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں۔ تو یہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ طاقت کے معنے کیا ہیں۔ طاقت کے معنی خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا۔ ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور ہم سے چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔

تخفیف کن اصول پر ہونی چاہیے

بعض نے کہا ہے چونکہ ہم میں اخراجات پورا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اسلئے فلاں فلاں رقم کاٹ دو۔ کاٹنے کے لئے تین باتیں ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ اسراف ہو — اگر دس کروڑ روپیہ بھی جمع کر سکتے ہو۔ لیکن ایک پیسہ بھی اسراف کے طور پر خرچ میں رکھا گیا ہے تو اس ایک پیسہ کو نہ کاٹنا خدا تعالیٰ کے نزدیک مجرم بننا ہے دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ اسراف تو نہیں مگر اس خرچ کی ضرورت ہے۔ مگر وہ ضرورت خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ اگر اسے پورا نہ کیا جائے تو سلسلہ کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچتا۔ ایسی رقوم کی جب مشکلات درپیش ہوں۔ کاٹ سکتے ہیں۔ تیسرے ایسی ضرورتیں ہیں کہ جن کا پورا کرنا دین کا کام چلانے کے لئے ضروری ہے۔ اور جب تک فاقوں کی نوبت نہ آ جائے۔ ہم ان ضرورتوں کو کاٹ نہیں سکتے۔

یہ تین قسم کی کٹوتیاں ہیں یعنی اسراف ہو۔ اس صورت میں اگر ایک پیسہ بھی خرچ رکھا گیا ہو تو اسے کاٹ دینا چاہیئے (۲) ایسی صورت ہو کہ ضرورت کو ملتوی کیا جا سکتا ہو۔ (۳) ایسی صورت ہو کہ ضرورت کو روکا نہ جا سکتا۔ جیسا کہ تبلیغ اسلام ہے۔ ایسی ضرورتوں کو ضروری قرار دینا ہوگا۔ اور ان کے متعلق یہ لفظ نہیں کہنا چاہیئے کہ ہم ان کو کاٹتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتے کرتے ہم خود کٹ جائیں گے۔ اسی صورت میں ہم بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔ ورنہ جب تک ہمارے جسم میں سانس ہے اس وقت تک ان ضرورتوں کو پورا کرنے میں ہم بری الذمہ نہیں ہو سکتے ان تینوں صورتوں کو مدنظر رکھے بغیر کٹوتی کا کوئی مشورہ دینا بالکل باطل ہے۔ وہ جھنڈا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑا کیا ہے اس کے متعلق کوئی کٹوتی نہیں۔ بلکہ اسے قائم رکھنے کیلئے ہمارے حلقوں کا کٹ جانا معمولی بات ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

عزیز الدین خانصاحب بی اے بی ٹی حیدرآباد سندھ کی بھانجی محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم (بہار) نے امسال سندھ یونیورسٹی سے ایم اے Prev کا امتحان پاس کیا ہے اور بی۔ٹی میں داخلہ لیا ہے اس خوشی میں عزیز الدین خانصاحب نے مبلغ پانچ روپیہ بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بابرکت کرے۔

حضرت اُمِّ ناصر رضی اللہ عنہا

کیسی غم انگیز آئی ہے مرکز سے یہ خبر
اُمِّ ناصرؔ کا ہوا ہے باغِ عالم سے گذر

کس قدر افسوس ہے، یہ اپنے گھر سے دور تھیں
ربوہ کے شام و سحر سے بام و در سے دور تھیں

موت آئے وقت پہ قدرت کا یہ دستور ہے
سر جھکائے اس کے آگے ہر کوئی مجبور ہے

نیک نامی کو کوئی طاقت مٹا سکتی نہیں
کوئی صرصر اس دیئے کو تو بجھا سکتی نہیں

فخر تھا کتنا خلافت کی رفاقت مل گئی
لائقِ صد رشک تھی جو اُن کو نعمت مل گئی

پھر خدا نے ان کو دی اولاد ایسی پاک باز
سارا عالم رہتی دنیا تک کریگا جس پہ ناز

زندگی ان کی جہاں کو ایک کامل درس تھا
ہر طرح کی رہنمائی کا وہ حامل درس تھا

سب کی ہمدردی تھی دل میں اور الفت تھا شعار
مرحلہ ہو دیں کی غیرت کا تو جرأت تھا شعار

حُسنِ سیرت دیکھکر ان کی یہ عالم دنگ تھا
کیونکہ اس میں درحقیقت اک مقدس رنگ تھا

قابلِ صد رشک تھی سب کیلئے ان کی حیات
ہے حیاتِ جاوداں کا پیش خیمہ یہ ممات

ان کو جنت میں ملے گا بالیقیں عالی مقام
یا الٰہی! رحمتیں تیری رہیں ان پر مدام

زندگی معصوم جن کی موت بھی معصوم ہو
ان کے جانے سے نہ کیوں اے نازؔ دل مغموم ہو

(لطف الرحمٰن نازؔ)

آہ! حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(محمد ارشاد صاحب بشیر۔ ربوہ)

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا تقویٰ، بلند اخلاقی، بزرگی، شفقت اور احسان کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھیں۔ ان کا مبارک ناطہ حضرت مہدی آخر الزمانؑ کے مقدس ہاتھوں سے حضرت محمود ایدہ اللہ کے ساتھ انجام پایا۔ اس طرح انہیں حضرت مصلح موعود فضل عمر کی رفیقۂ حیات ہونے کا شرف حاصل ہوا اور ان کے وجود میں "ترے نسلاً بعید" کی عظیم پیشگوئی کا اوّلین ظہور ہوا۔

سال رواں کے ماہ مئی کی ۲۹ تاریخ تھی سارا دن سرخ رنگ کی خوفناک آندھی چھائی رہی تھی۔ شام کو موسم قدرے صاف ہوا۔ تو اسٹیشن پر پہنچا۔ امی جان محترمہ (ام ناصرؓ) جناب ایکسپریس سے مری کے لئے روانہ ہو رہی تھیں یہ ان کا ربوہ سے آخری سفر تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اور بعض دیگر عزیز انہیں رخصت کرنے آئے ہوئے تھے۔ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کے ہمراہ وہ گاڑی میں سوار ہوئیں۔ عزیزوں کو الوداع خدا حافظ کہا۔ اور گاڑی چل دی۔

۳۰ جون کو مری سے محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا فون آیا تھا کہ ان کی حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ حرکتِ قلب بند ہونے کی علامات ہیں۔ خون کا دباؤ جلدی جلدی گھٹتا بڑھتا ہے اور بولا نہیں جاتا بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ان کی شفایابی کے لئے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کروائی اور صدقات بھی دیئے گئے لیکن آخر وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

حضرت ام ناصر مرحومہؓ حقیقتاً ایک عظیم خاتون اور شفیق و باتدبیر والدہ تھیں محترم حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ان کے بے مثل حسنِ تربیت کے چلتے پھرتے نمونے ہیں۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ الودود کے سب سے بڑے صاحبزادے (حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) اور پھر سب سے چھوٹے صاحبزادے (مرزا رفیق احمد صاحب) کی والدہ ہونے کا انہیں شرف حاصل تھا۔ سوائے مرزا رفیق احمد صاحب کے آپ کے باقی سب بچے شادی شدہ ہیں۔ مرزا رفیق احمد صاحب ابھی حصولِ علم کی منازل سے گذر رہے ہیں۔ سب سے چھوٹے ہونے کے لحاظ سے ان کے صدمہ کا عالم اور بھی شدید ہو جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صاحبزادگان متعلقین اور جماعت کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کے وجود میں جن فیوض اور اجور سے ہم متمتع ہوتے تھے ان سے ہمیں محروم نہ فرماوے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا خود ہمدم و چارہ ساز ہو۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی بلاشبہ تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ ان کا نام یقیناً سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کے ایک اہم باب کا عنوان بنے گا۔ افسوس کہ ہمارے کان اب اس شفیق و مشفق وجود کی آواز کبھی نہ سن سکیں گے۔ مشکلات میں ہمیں ان کے حوصلہ بندھانے والے کلمات اب کبھی میسر نہ ہوں گے۔ ان کی دعائیں ہماری ڈھارس نہ بندھائیں گی۔ صرف ایک یاد باقی رہ جائے گی۔ قیمتی اور متبرک یاد۔ ع

مٹ نہیں سکتے کبھی اوصافِ حمیدہ کے نقوش
نقش رہ جاتے ہیں انسان گذر جاتے ہیں

درخواست دعا

(از مکرم ملک عزیز احمد صاحب پورن نگر سیالکوٹ)

میری علالت لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشانِ قادیان و دیگر احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور کرم سے مجھے شفائے کاملہ عطا فرمائے کہ وہی بہترین شافی ہے اور وہی انسان کی آخری تکیہ گاہ ہے نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

اسلام کے جھنڈے کو بلند کرو!

فرمایا:- "ایک دفعہ پھر میں آپ لوگوں سے خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ بچے ہوں کہتا ہوں کہ .... اپنی غفلت چھوڑ دو۔ قربانی کو بڑھاؤ اور اس کی رفتار کو تیز تر کر دو۔ تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد ادا کر دو۔ سادہ زندگی اور پیسہ بچانے کی عادت ڈالو۔ اور تبلیغ کو وسیع کر دو۔ دنیا پیاسی مر رہی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح مومنوں کو روحانی جہاد کے لئے آگے بلا رہی ہیں تم کب تک خاموش رہو گے۔ کب تک بیٹھے رہو گے؟ قربانی کرو اور آگے بڑھو اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کر دو"

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مندرجہ بالا الفاظ سے آپ بخوبی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور اسلام کو سربلند دیکھنے کے لئے کس قدر بیتاب ہیں۔ ہر سچے مومن کا فرض ہے کہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا تن من اور دھن اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر تقریر

مؤرخہ ۲۶-۷-۵۸ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پروفیسر صاحب موصوف نے مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف کرواتے ہوئے صحابہ کے مقام پر مختصر سے وقت میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم ہم تک کتب کے ذریعہ پہنچتی ہے۔ لیکن حضور کا کردار اور سیرۃ طیبہ کے اہم پہلو ہم تک پہنچانے والے یہی صحابہ ہیں۔ اس کے بعد مکرم قدرت اللہ صاحب سنوری نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔

اس تقریب کے لئے مکرم میجر شمیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی اور مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے جماعت کو یہ مبارک موقع بہم پہنچایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(بشیر الدین احمد ساقی)

گنگاپور چک ۵۹۱ میں فضائل اسلام پر تقریریں

۲۷ جولائی کو گنگاپور چک ۵۹۱ کے چوک بازار میں دو تقریریں ہوئیں۔ ایک تقریر اسوۂ حسنہ اور دوسری تقریر فضائل اسلام پر۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام موجود تھا۔ مولوی فاروق احمد صاحب بنگالی مربی سلسلہ احمدیہ نے اسوۂ حسنہ اور سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور پھر سید احمد علی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔ اسوۂ حسنہ فضائل اسلام پر مدلل تقریر فرمائی۔ لوگ آخر تک سکون کے ساتھ تقریریں سنتے رہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(نذیر احمد)

لجنہ اماء اللہ گنگاپور کا جلسہ

۲۴ جولائی کو لجنہ اماء اللہ گنگاپور کا جلسہ حاجی محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ جس میں غیر احمدی مستورات نے بھی شمولیت کی۔ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی ڈالہوڈ نے مسلمان عورتوں کے فرائض اور نشانات حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ غیر احمدی اور احمدی دوستوں نے باہر بیٹھ کر جلسے کی کاروائی سنی۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(نذیر احمد)

کامیابی!

عزیزم مکرم مولوی محمد عثمان صاحب نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ۲۷۸ نمبر لے کر بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

محمد سعید پنشنر۔ دار الرحمت ربوہ

چندہ تعلیم و اصلاح مقامی

مکرمی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر مقامی تعلیم و اصلاح کے سلئے ایک اہم تحریک فرمائی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے مخیر دوست آگے آئیں جو تین سال تک کم از کم مبلغ پچیس روپے ماہوار یا مبلغ تین سو روپے سالانہ اس غرض کے لئے خاص چندہ دیں۔ اس تحریک میں بہت سے احباب نے وعدے کئے تھے اور بعض احباب نے ابھی تک اپنی موعودہ رقوم ادا نہیں کیں۔ لہذا التماس ہے کہ براہِ مہربانی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز جن احباب کو اللہ تعالےٰ نے مالی فراخی عطا کی ہوئی ہے لیکن وہ ابھی تک اس کارِ خیر میں شامل نہیں ہوئے ان تمام احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ اب اس نہایت ہی مفید تحریک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

وعدوں کی اطلاع نظارت بیت المال یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں اور تمام رقوم جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے انکو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کرادیں کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم جماعت کا ہر پیشہ کا فرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے تو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بعد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ۳/۴ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ۱/۴ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۱/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم بالقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول۔ زمیندار قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات کا۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی) چہارم اور پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپیہ ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں ان کی رقم سے جمع شدہ وظیفہ ان کے نام ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ اور یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ براہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔ والسلام۔

(ناظر تعلیم)

تحریک جدید کو کس لئے جاری کیا گیا ہے؟

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے۔ جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر وہ نوجوان جو اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے قابل پاتے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیاں اپنے آقا کے حضور پیش کر دینی چاہئیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو خود اور اپنے ساتھیوں کو اس تحریک میں شامل کر کے ایسا فنڈ قائم کر دینا چاہیئے۔ جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو ساری دنیا میں آسانی سے پھیلایا جا سکے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا تیسرا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار مالیر کے مقام پر کوٹھی والا بنگلہ سے متصل میدان میں منعقد ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی سالانہ اجتماع کمیٹی مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ناظم عمومی کی زیر نگرانی پروگرام مرتب کرنے میں کوشاں ہے۔ اس شاندار اجتماع کے موقع پر جہاں علمی۔ ذہنی۔ تقریری۔ تحریری اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔ وہاں کمیٹی کے زیر نظر اور بھی دلچسپ پروگرام ہیں۔ جن کو بہت جلد پیش کیا جائے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس اعلان کے ذریعہ تمام سابق سندھ کی مجالس سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً توقع رکھتی ہے کہ وہ کثیر تعداد میں اپنے نمائندے بھجوائیں گی۔ نیز اس سلسلہ میں مفید مشوروں سے مطلع فرمائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ — کراچی)

چک ۶۵۵ گ ب ضلع لائلپور میں جلسہ سیرت النبی

مورخہ ۱۲ر جولائی کی شب کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم حاجی محمد اسحاق صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی فاروق احمد صاحب بنگالی مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ سید احمد علی صاحب مربی ضلع لائلپور نے فضائل اسلام پر تقریر فرمائی جسے سامعین نے نہایت سکون کے ساتھ سنا۔ جلسے میں غیر احمدی اصحاب کثرت سے شامل ہوئے

(خاکسار نذیر احمد)

چک ۳۶۹ ج ب لیشانوالہ میں سیرت حضرت امام حسین پر تقریر

مورخہ ۲۸ر جولائی مطابق ۱۰ محرم کی شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت پر گاؤں کی مسجد میں غیر احمدی احباب کی دعوت پر سید احمد علی صاحب نے تقریر فرمائی — جس میں آپ نے ثابت کیا کہ حضرت امام حسین کی شہادت اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔

آخر میں دعا کی گئی۔ سامعین نے بڑی دلچسپی سے تقریر کو سنا۔

(نذیر احمد)

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی روک تھام کیلئے سفارشات

صوبائی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں متعلقہ قانون پیش کرنیکی تجویز

لاہور یکم اگست۔ کھانے کی اشیاء میں ملاوٹ کی روک تھام کرنے والی کمیٹی نے کل یہاں ایک اجلاس میں حکومت سے سفارش کی کہ گھی میں ملاوٹ کے انسداد کے لئے بناسپتی میں تلوں کے تیل کی خاص مقدار لازمی طور پر شامل کی جائے۔ کمیٹی نے تجویز پیش کی کہ اس سفارش کو ایک ہنگامی قانون کی شکل میں نافذ کیا جائے۔

کمیٹی کے اجلاس کی صدارت صوبائی وزیر صحت خان خداداد خان نے کی اور اس میں محکمہ صحت اور لاہور کارپوریشن کے حکام نے شرکت کی۔

اجلاس میں سکرین کے مضر صحت اثر پر تفصیل سے بحث کے بعد کہا گیا کہ روک تھام کے عملہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ کھانے کی کسی بھی چیز میں سکرین کی ملاوٹ کی کڑی نگرانی کرے۔ واضح رہے پیور فوڈ ایکٹ کے تحت سکرین کا استعمال ممنوع ہے۔

کمیٹی نے تجویز پیش کی کہ خالص خوراک کا صوبائی مسودہ قانون (جو مشتہر کیا جا چکا ہے) صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے تاکہ کھانے میں ملاوٹ کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔ مسودہ قانون میں مجرموں کو سزائے قید دینے اور ان کے لائسنس منسوخ کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

کمیٹی نے محکمہ خوراک کو تجویز پیش کی کہ چکی کے آٹے میں کیلشیم، آئرن اور حیاتین شامل کئے جائیں۔ کیونکہ اس سے صحت عامہ کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

حکومت سے کمیٹی کی اس منظور کردہ تجویز پر عملدرآمد کی سفارش کی گئی کہ کم ترقی یافتہ علاقوں میں کھانے کی چیزوں کے نمونوں کا جلد تصفیہ کرنے کے لئے کوئٹہ میں ایک لیبارٹری قائم کی جائے۔ اور پشاور کی لیبارٹری کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ کمیٹی نے فوڈ انسپکٹروں کی تنخواہیں بڑھانے کی سفارش کی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا ہے کہ کھانے کی اشیاء کے متعلق ضروری قانون جلد از جلد نافذ کیا جائے تاکہ شہر سے دودھ دینے والے تمام جانور ہٹا دئیے جائیں اور اس اقدام سے شہر کی صفائی اور خالص دودھ کی فراہمی میں مدد ملے۔

کمیٹی نے صوبے میں کھانے کی اشیاء میں ملاوٹ کی روک تھام کرنے کے کام کا جائزہ بھی لیا۔ ۱۹۵۷ء میں نو سو غذائی تاجروں کو خوراک کے قوانین کی خلاف ورزی کے الزام میں سزائیں دی گئیں گذشتہ سال صرف لاہور میں چون ہزار دو سو پچاس روپے کی رقم جرمانوں کی صورت میں وصول کی گئی۔ سال رواں کے دوران ایک سو ستاون مجرموں کو مختلف میعاد کی سزائیں دی گئیں۔ اس مدت میں پچاس ہزار تین سو چھپن روپے جرمانوں کے ذریعے وصول کئے گئے۔ اس سال ماہ جون تک خوراک کے متعلق عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو نو بتائی گئی ہے۔

عراق اور متحدہ جمہوریہ میں اختلاف

پیرس یکم اگست۔ پیرس کے اخبار "لی ماندے" نے رپورٹ شائع کی ہے کہ عراق کی نئی حکومت اور متحدہ عرب جمہوریہ میں عراق کی اسلامی حیثیت پر اختلافات پیدا ہو گئے۔

بغداد کی تیل کی ٹینکی میں دھماکہ

بغداد یکم اگست۔ آج بغداد کے نواح میں واقع تیل کی ایک ٹینکی میں زبردست دھماکہ ہوا۔ یہ ٹینکی عراق آئیل کمپنی کی ملکیت ہے لیکن حکومت عراق اس سے استفادہ کرتی ہے۔ اس واقعہ کے بعد بازاروں میں اس قدر لوگ جمع ہو گئے کہ فائر بریگیڈ کے لئے بھی راستہ نہ رہا۔ یہ فائر بریگیڈ آگ بجھانے جا رہا تھا۔ عوام کہہ رہے تھے کہ یہ دھماکہ سامراجی طاقتوں کی سازش کا نتیجہ ہے لیکن باخبر حلقے کہہ رہے ہیں کہ یہ حادثہ اتفاقی ہے۔

مغربی طاقتوں پر روس کا الزام

لندن یکم اگست۔ روس کی خبر رساں ایجنسی "تاس" نے ماسکو ریڈیو کے حوالے سے معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس لندن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ بغداد سے تعلق رکھنے والے ممالک نے اسرائیل کی امداد سے عراق اور شام پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اسلئے وہ پانچ سربراہوں کی کانفرنس سے متعلق مسٹر خروشچیف کی تجویز سے اتفاق نہیں کرتے۔

آج واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس سے رابطہ رکھنے والے حلقوں نے روس کے اس خیال کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔

برطانیہ کی طرف سے سربراہوں کی کانفرنس بارہ اگست کو بلانیکی تجویز

لندن یکم اگست۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل بتایا۔ برطانیہ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے متعلق سربراہوں کی کانفرنس کے لئے حفاظتی کونسل کا خاص اجلاس بارہ اگست کو بلایا جائے۔

یاد رہے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے کچھ عرصہ قبل سربراہوں کی کانفرنس حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام منعقد کرنے کی برطانوی تجویز منظور کر لی تھی۔ لیکن مغربی طاقتوں کے نام اپنی تازہ ترین یادداشت میں انہوں نے پھر اپنی یہ پرانی تجویز دہرائی تھی کہ مشرق وسطیٰ کے متعلق پانچ طاقتی کانفرنس بلائی جائے۔

ایجنسی فرانس پریس نے اس سے قبل باخبر ذرائع کے حوالہ سے اطلاع دی تھی۔ کہ سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس بلانے کا طریق کار طے کرنے کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی مستقل کونسل امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے اختلافات کم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کونسل کا اجلاس سوا گھنٹے جاری رہا۔ جس میں سیکرٹری جنرل ہالی ہیمرشولڈ، سپاک اور سات ملکوں کے مستقل نمائندوں نے برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان تینوں بڑی طاقتوں کے نمائندے اپنے اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔

دریں اثنا بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے متعلق سربراہوں کی کانفرنس اگست کے دوسرے ہفتہ میں ہوگی

شاہ فیصل کے قاتل پر مقدمہ چلایا جائیگا

پیرس یکم اگست۔ عراقی وزیر اعظم بریگیڈیئر عبدالکریم قاسم کا انٹرویو آسٹریا کے اخبار میں چھپا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ شاہ فیصل کے قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ شاہ کو قتل کرنا ہمارے پروگرام میں شامل نہ تھا۔

عراق ترکیہ سے دوستی رکھے گا

بغداد یکم اگست۔ وزیر اعظم عراق نے ترکیہ کے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ عراق ترکیہ سے پہلے بھی زیادہ گہرے تعلقات قائم کرنے کا خواہاں ہے آپ نے کہا اس وقت عراق کے عوام بالکل متحد ہیں اگر بعد میں سیاسی اختلافات پیدا ہو گئے۔ تو مختلف پارٹیاں قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

الجزائریوں کو بورقیبہ کا مشورہ

تونس یکم اگست۔ حبیب بورقیبہ صدر جمہوریہ تونس نے قوم کے نام اپنی ہفتہ وار نشری تقریر میں امید ظاہر کی کہ الجزائر کے عوام تونس کی جدوجہد آزادی سے سبق حاصل کریں گے اور محسوس کریں گے۔ کہ حصول آزادی کے لئے صرف مسلح بغاوت کافی نہیں ہوتی۔ آپ نے کہا کہ مسلح بغاوت کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سیاسی لیڈروں سے گہرا رابطہ رکھیں اور پورا نظم وضبط قائم کریں۔

دو نئے میزائل چھوڑے گئے

واشنگٹن یکم اگست۔ آج امریکہ نے فلوریڈا سے دو اور میزائل چھوڑ نے کا تجربہ کیا۔ ان میں سے ایک میزائل کا اگلا حصہ میکسیکو سے ملا۔

سرکاری اراضی کے نیلام کی مخالفت

شیخوپورہ ۳۱ جولائی آج یہاں نوابی جمہوری پارٹی ضلع شیخوپورہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ محمد رشید نے کی آپ نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ عوام میں یہ شعور پیدا کریں کہ وہ عام انتخابات کے دوران برادریوں اور فرقہ پرستی سے متاثر نہ ہوں اور بڑے زمینداروں کو کسی قیمت پر بھی ووٹ نہ دیں شیخ محمد رشید نے اس بات پر نکتہ چینی کی کہ ضلع شیخوپورہ میں سرکاری رقبہ اراضی کو نیلام کے ذریعے خوشحال لوگوں کے ہاتھ منتقل کیا جا رہا ہے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سرکاری اراضی صرف بے دخل مزارعین اور سیم وتھور سے متاثرہ کاشت کاروں کو دی جائے اجلاس میں اس سلسلہ میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی ایک اور قرارداد میں آئندہ ماہ شیخوپورہ میں کسان کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا

شاہ حسین اور بن گوریان سے مرفی کی ملاقات

عمان ۲ اگست مشرق وسطیٰ میں صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی نے عمان میں شاہ حسین اور وزیر اعظم سمیع الرفاعی سے دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا بعد ازاں انہوں نے بیت المقدس میں اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان اور وزیر خارجہ مسز گولڈا مائر سے تبادلہ خیالات کیا

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کے حق میں اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو صرف چالبازی سے ہی کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ ان کے لئے مشرقی پاکستان میں مخلوط طریق کی صورت میں کامیابی کا بہت کم امکان ہے۔

ایک معمولی عقل کا انسان بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس میں مخلوط طریق کا قصور نہیں بلکہ مسلمان لیڈروں کا قصور ہے جو نہ تو اپنے آپ پر قابو رکھ سکتے ہیں اور نہ عوام کو صحیح تربیت دیتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں کامل یقین ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اس کا تجربہ نہیں کرنا پڑے گا۔ اور وہ ضرور آخر میں ایسی چالبازیوں کو بے اثر کر دیں گے۔

سربراہوں کی کانفرنس

(بقیہ صفحہ اول)

کے دوسرے ممبروں سے بھی بات چیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

صدر آئزن ہاور نے اپنے خط میں جہاں سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت پر آمادگی کا اظہار کیا ہے وہاں فرانس کی پیش کردہ تجویز کو بالکل مسترد کر دیا ہے۔ یاد رہے فرانسیسی وزیر اعظم جنرل ڈیگال نے تجویز پیش کی تھی کہ مشرق وسطیٰ کے سوال پر سربراہوں کی کانفرنس اقوام متحدہ سے باہر ۱۸ اگست کو منعقد کی جائے۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کا اعلان

(بقیہ صفحہ اول)

نظریات سے رہنمائی حاصل کرے گا۔ سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس میں بھارت کی شمولیت کے امکان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈلس نے کہا کہ بھارت کو بھی مدعو کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں ان مشکلات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے جو بعض دوسرے ملکوں کی طرف سے شمولیت کے مطالبہ پر پیدا ہو سکتی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے ملکوں کی طرف سے شمولیت کے مطالبات برابر موصول ہو رہے ہیں۔